# مولانا عبد المعید ندوی صاحب کے تأثرات

۲۰۰۱ کی بات ہے شیخ الحدیث یونس صاحب کے کسی عزیز نے مولانا کمال اختر صاحب کے ذریعے دبئی سے کچھ تحفے تحائف بھیجا... مولانا نے اپنی مصروفیت کی وجہ سے مجھے اور برادرم اصغر محمود ندوی کو سہارنپور اسے شیخ کی خدمت پیش کرنے کے لئے بھیجا... سہارنپور کا یہ میرا پہلا سفر تھا کہ میں خوشی خوشی تیار ہو گیا... نوچندی اکسپریس سے ہم لوگ مظاہر العلوم سہارنپور پہونچے... مہمان خانہ میں قیام کیا... اور شیخ کے خدام سے عرض کیا کہ ہم لوگ لکھنو سے حاضر ہوئے ہیں.. انھوں نے شیخ سے اجازت لی.. اور ہم لوگ خدمت میں حاضر ہو گئے... لوگوں نے ہم کو پہلے سے آگاہ کر دیا تھا کہ شیخ ہر ایک سے مصافحہ نہیں کرتے ہیں.. ہم لوگ سلام کر کے باادب بیٹھ گئے.. پیکٹ حوالے کیا... اس میں دو لفافے بھی تھے... ایک میں خط تھا اور دوسرے میں دس ہزار روپے.... شیخ نے روپے دیکھتے ہی دعا کے ہاتھ اٹھا دیا... اور کہنے لگے اے خدا تیرا لاکھ لاکھ شکر.... پھر انھوں نے خود ہی بتایا کہ حج کا ارادہ ہے صرف دس ہزار روپے کم تھے... اللہ نے آج اس کو بھی بھیج دیا... پھر ہم لوگوں کا تعارف ہوا جب میں نے بتایا کہ میں پرتاپگڈھ کا رہنے والا ہوں تو بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے تم میرے پڑوسی ہو... اور خصوصی ضیافت کا اہتمام کروایا... اپنی چائے پلائی اور اپنی پلیٹ سے ناشتہ کروایا... مصافحہ کا شرف بخشا اور دعاوں سے نوازا... میں اس جلیل القدر محدث کی نوازشات پر حیران تھا.... میں نے شیخ کے حجرے کا جائزہ لیا تو ہر جگہ کتاب ہی کتاب نظر آئی... کتابوں میں حوالوں کے نشانات لگے تھے.... بہت سی نادر کتابیں وہیں نظر آئیں.... اور نئی کتابوں کی خریداری کے متعلق بات کرتے ہوئے سنا.. میں نے اب تک کسی بھی شخص کو علم کے لئے اتنا یکسو نہیں دیکھا اور کسی سے متاثر نہیں ہوا.... اگر میں شیخ کو نہ دیکھتا تو قدیم طرز کے علماء اور محدثین کو نہ سمجھ پاتا.. حدیثِ رسول کی خدمت میں اپنی زندگی نچھاور کر دی.

اے دل تمام نفع سودائے عشق میں

اک جان کا زیاں ھے سو ایسا زیاں نہیں

عبد المعید ندوی

Uploaded by: www.nawadir.org